بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاِنَّ عَلٰی یَتَشَابَہَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۸ ہجرت ۱۳۴۷ھش ۱۹ صفر ۱۳۸۸ھ ۱۸ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۰۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے

پھر وہ خدا تعالےٰ کا قُرب حاصل کرنے کے قابل نہیں رہتا

"مسلمان کے لئے ہر وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ جب انسان اُس کی طرف رجوع کرے اور اپنے پچھلے گناہوں کا اقرار کر کے اُس سے خواستگارِ معافی ہو اور آئندہ کے لئے نیکیوں کا عزم کرے تو اللہ تعالےٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں بلکہ پوری توجہ سے سنو اور ان کو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا۔ اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔

اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالےٰ کا قُرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اُس کو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالےٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ روشنی اور نُور جو خدا تعالےٰ کے قُرب میں اسے ملنی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پا لیتا ہے اور اسے ہلاک کر دیتا ہے لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے اور پھر خدا تعالےٰ کے قُرب کو پا سکتا ہے وہ سامان کیا ہے؟ رجوع الی اللہ یا سچی توبہ۔ خدا تعالےٰ کا نام تواب ہے وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ سے دُور ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اس لئے اس کا نام تواب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع رحمت کرے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۸۳-۱۸۴)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۷ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے لیکن نقرس کی تکلیف تاحال چل رہی ہے۔ گزشتہ رات بھی درد ہوتا رہا۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۱۷ مئی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور بہت ناساز ہے۔ ٹانگ میں شدید درد ہے جس کی وجہ سے اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتیں۔ نیز ضعف بھی بہت ہے۔ احباب جماعت بالالتزام خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین

○ ربوہ ۱۷ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کو کل اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخار نہیں ہوا۔ کھانسی میں بھی بہت افاقہ ہے اور صحت بفضلہ تعالےٰ بحال ہو رہی ہے۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں

○ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ماہ اپریل کی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مرکز میں رپورٹ پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ مئی تھی۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○ چالیس سال سے اوپر کی عمر کے وہ احباب جماعت جو انصار اللہ کی تنظیم میں ابھی تک شامل نہیں۔ ان کو تنظیم میں شامل کرنا لازم ہے۔ زعماء و زعماء اعلیٰ انصار اللہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ایسے احباب کو تنظیم میں شامل کر کے ان کے اسماء کی فہرست جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ امسال ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ بجٹ ۲۵۰۰ روپے ہے۔ لیکن اب تک آمد صرف ۱۱۵۹ روپے ۵۱ پیسے ہوئی ہے۔ براہ کرم سیکرٹری ناصرات جلد از جلد چندہ جمع کر کے اور مرکز میں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

○ موجودہ مالی سال میں سے سات ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اس کے باوجود بجٹ کے مقابلہ میں لجنات کے چندہ اصلاح و ارشاد کی آمد بہت ہی کم ہے لہٰذا جن لجنات کی طرف سے ابھی تک چندہ موصول نہیں ہوا۔ وہ براہ کرم صوبائی خاطر خواہ انتظام کر کے رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۸ء

آخر اسلام ہی غالب ہوگا

چند دنوں کے وقفہ کے بعد اخبارات میں اس قسم کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں کہ پاکستان میں عیسائیت بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے چنانچہ کینیڈا کے ایک عیسائی رسالہ نے عیسائیت کے پاکستان میں فروغ کے متعلق ایک جائزہ شائع کیا تھا۔ اس رسالہ نے یہ انکشاف کیا تھا کہ ۱۹۵۱ء سے لے کر ۱۹۶۱ء یعنی گیارہ سال کے عرصہ میں مغربی پاکستان میں عیسائیوں کی آبادی میں ۳۵ فیصد کا اضافہ ہوا ہے جبکہ اس عرصہ میں مسلمانوں کی آبادی میں ۲۷ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ گویا مسلمانوں سے قریباً ۸ فیصد زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ اضافہ محض زیادہ پیدائش کی وجہ سے نہیں بلکہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے سے ہوا ہے۔

روزنامہ نوائے وقت کے ایک مقالہ میں ان اسباب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے جو مسلمانوں کے عیسائی بننے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اسباب میں بنیادی سبب یہ ہے کہ عیسائی مشن کئی کئی طریقوں سے یہاں روپیہ خرچ کرتے ہیں چونکہ ان کی پشت پناہی متمول مغربی اقوام کر رہی ہیں۔ اس لئے مشنریوں کو کافی دولتی مدد ان اقوام سے ملتی ہے خواہ روپیہ استعمال کرنے کی کوئی صورت ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ عیسائی مشن با فراط روپیہ خرچ کرتے ہیں اور مادی زندگی کا بظاہر اونچا معیار پیش کرتے ہیں۔ عیسائی عورتیں پردہ نہیں کرتیں اور ہر جگہ بے باکی سے چل پھر سکتی ہیں۔ اسی طرح کئی اور باتیں ہیں جو موجودہ زمانہ کے لحاظ سے جاہل نوجوانوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

یہ درست ہے لیکن ہمارے پیش نظر اس وقت صرف دین ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مانتے ہوئے کہ مندرجہ بالا اسباب کی وجہ سے بہت سے مسلمان عیسائی بنتے ہیں تاہم ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو عیسائیت کے اصولوں کو اسلام پر ترجیح دے کر اپنا دین چھوڑتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

پہلے تو ہمیں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ پاکستان میں قانوناً مذہبی آزادی ہے اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ جو دین پسند کرے اس کو اختیار کرے۔ حکومتی سطح پر یا معاشرتی سطح پر اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ پھر خود اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں اور ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے اس اصول پر ہمیشہ عمل کیا ہے اور بہت ہی کم ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کہ عملاً جبر کو استعمال کیا گیا ہو

بات یہ ہے کہ عیسائی مشنریوں نے خود ہماری غلط فہمیوں سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے نہ صرف مشرقی اقوام میں بلکہ مغربی اقوام میں بھی اسلام کے خلاف ایسی نفرت پیدا کر دی ہوئی ہے کہ اب ان اقوام کی ذہنیت کسی طرح اسلام کی روادارانہ تعلیم پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔

یورپ اور امریکہ میں کثیر لٹریچر اسلام کے خلاف آج بھی شائع ہو رہا ہے اور نام نہاد مستشرقین اس زہر کو پھیلانے میں بڑی کاوش اور محنت سے کام لے رہے ہیں۔ اسلام جس کے نام سے ہی سلامتی کی خوشبو آتی ہے ان لوگوں نے اس اسلام کو تہذیب و تمدن کا ہوا بنا دیا ہے۔ سچ بات تو یہ ہے کہ آج تمام غیر مسلم اقوام مسلمان کے نام سے بدکتی ہیں اور مغربی اور مشرقی لوگ سب کے سب مسلمانوں کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔

یہ بات واقعی بڑی افسوسناک ہے کہ پاکستان میں بھی عیسائیت پھیل رہی ہے لیکن ہمارا ایمان ہے کہ دنیا بحیثیت مجموعی اسلام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب یہی مغربی اقوام جو آج اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہیں اسلام کے حقانی اصولوں سے متاثر ہو کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام بننے پر فخر کریں گی۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ یہ کوئی خوش فہمی نہیں ہے۔ بلکہ یہ رجائیت ہم میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کی ہے اور ہم کو اس کا عملاً تجربہ اور مشاہدہ بھی ہو رہا ہے۔ دنیا کی سعید روحیں انشاء اللہ جلد اسلام کے وسیع اور ٹھنڈے سائے میں ضرور پناہ لیں گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۰ سال پہلے فرمایا کہ

"سچائی کی فتح ہوگی اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام ص۱۵)

تاہم آپ نے آگے یہ بھی فرمایا ہے کہ

"لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالےٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام ص۱۶ و ص۱۷)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انصار کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ۔

ترجمہ۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ انصار نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انبیاء کے کچھ پیرو ہوا کرتے ہیں اور ہم لوگ آپ کے پیرو ہیں۔ پس آپ اللہ دعا کیجئے کہ ہمارے پیروؤں کو ہمارے گروہ سے کر دے تو آپ نے اسکی دعا کی۔

(بخاری فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور غلبہ اسلام

(از مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے ایک ایسا رحمت کا نشان مانگا تھا جو حضور کی بعثت کے مقصد کے حصول میں ممد ہو۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مصلح موعود کا نشان عطا فرمایا اور اسلام کے غلبہ کو مصلح موعود کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں اسلام کے غلبہ کے لئے ایک ایسی تڑپ رکھ دی جو کسی مقصد میں کامیابی کے لئے شرط اوّل قرار دی جا سکتی ہے اور پھر حضرت مصلح موعود کو ایسے سامان مہیا فرما دئے جن سے اس مقصد کے حصول میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ حضور کو خود اس طرح اور اتنے لمبے عرصہ تک کام کرنے کی توفیق دی کہ غیروں کو بھی ماننا پڑا کہ ان کا مشن نہایت کامیاب ہے اور انہوں نے دنیائے مذہب پر اپنا سکّہ جما لیا ہے۔

جہاں تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی غلبۂ اسلام کے لئے خواہش کا تعلق ہے یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ حضور نے اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر حالت میں اسلام ہی کے متعلق سوچا اور اسلام ہی کی ترقی کی سکیمیں بنائیں اور اپنی جماعت کو جو بے شک تھوڑی، غریب اور کمزور ہے اس عظیم الشان کام کے لئے تیار کیا جسے بادشاہوں کو بھی کرنے کی توفیق نہ ملی۔ حضور نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی اعلان فرمایا:۔

"کاش میں اپنی موت سے پہلے دنیا کے دور دراز علاقوں میں صداقتِ احمدیت روشن دیکھ لوں۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ"

اسی طرح حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالےٰ نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں ڈالا ہے کہ میں اب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جدوجہد کروں"

اسلام کو باقاعدہ تبلیغ کے لئے حضور نے ۱۹۱۹ء میں ایک نظارت کا قیام فرمایا اور بعدازاں ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ تحریک جدید کے ذریعہ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلام اور احمدیت کا پیغام ساری دنیا میں پھیل چکا ہے اور اسلام کے آخری غلبہ کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اب تک جو کام ہو چکا ہے اسکے متعلق بعض غیر از جماعت کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔ نوائے وقت نے لکھا:۔

"محترم حفیظ ملک صاحب نے اپنے مراسلہ میں احمدی مبلّغین اور عیسائی مشنریوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ احمدی مبلّغین کس طرح عیسائی مشنریوں کا سر توڑ مقابلہ کر کے لاکھوں افریقیوں کو احمدی بنا رہے ہیں۔ اختلافِ عقائد کے باوجود حفیظ ملک نے احمدی مبلّغین کی تبلیغی کوششوں کو سراہا ہے اور انہیں خراج تحسین ادا کیا ہے۔"

مولوی ظفر علی خان صاحب نے ۱۹۳۲ء میں لکھا تھا:۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آ رہی ہیں۔"

مصر کے اخبار الفتح نے لکھا:۔

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرفِ زرِ کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے اور ایشیا یورپ، امریکہ اور افریقہ میں ان کے اپنے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں لیکن تاثیرات و کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پُرحکمت باتیں ہیں — جو شخص بھی ان کے حیرت زدہ کارناموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان بھی نہیں کر سکے۔"

یہ تو ہے غلبہ کی وہ صورت جو غیر مسلموں کے مسلمان ہونے سے تعلق رکھتی ہے لیکن ایک دوسری صورت بھی ہے اور وہ ہے اسلامی تعلیم کی برتری کا اعتراف۔

(۲)

چونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد سے اسلامی غلبہ کی رفتار تیز سے تیز تر ہونی شروع ہو جانی تھی اس لئے اللہ تعالےٰ نے غیر مسلموں کے حلقہ بگوش اسلام ہونے والے غلبہ کے علاوہ اسلامی تعلیم کی برتری کے ثبوت بھی غیروں میں مہیا کرنے شروع کر دئے تاکہ غلبہ کی یہ صورت بھی دنیا کے سامنے آ جائے اور دنیا یہ ماننے پر مجبور ہو جائے کہ جو بات سینکڑوں سالوں سے پیش کی جا رہی تھی لیکن غیر مسلم اسے کسی طرح ماننے کے لئے تیار نہ تھے اب خدا تعالےٰ کا غیبی ہاتھ لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اس طرف لا رہا ہے کہ وہ کھلم کھلا اس بات کا اعتراف کریں کہ وہ باتیں درست ہیں اور کہ جو عقائد وہ اپنے مذہب کی طرف منسوب کرتے رہے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کے متعلق نظریہ کو لیجئے۔ کون نہیں جانتا کہ عیسائیت تثلیث سکھاتی ہے۔ لیکن تثلیث کو فطرتِ انسانی کسی طرح بھی قبول نہیں کرتی۔ چنانچہ قرآن کریم نے تثلیث کی بھرپور تردید کی ہے۔ ایک لمبے عرصہ تک عیسائی یہ کہتے رہے ہیں کہ اگرچہ قرآن کریم اس کی تردید کرتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تثلیث ہی صحیح عقیدہ ہے مگر اب پانسہ پلٹا ہے اور اب انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ بائیبل تو دراصل ایک ہی خدا کا تصور پیدا کرتی ہے لیکن رسولِ اکرمؐ کے زمانے کے عیسائی غلطی سے تین خدا مانتے تھے اور قرآن کریم نے عیسائیوں کے اس غلط عقیدہ ہی کی تغلیط کی ہے۔

حال ہی میں امریکہ میں ایک بائیبل شائع ہوئی ہے جس کے دیباچہ میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ سولہ بعض مقامات کے جہاں کہ اللہ تعالےٰ کو دعائیہ الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے باقی تمام مقامات پر اللہ تعالےٰ کو واحد مخاطب کے صیغہ سے خطاب کیا گیا ہے اور "مسلم ورلڈ" (جو کہ عیسائیوں کا رسالہ ہے) کے تبصرہ نگار نے لکھا ہے:۔

"واحد مخاطب کا استعمال یہ بتاتا ہے کہ درحقیقت عیسائیت ایک ہی خدا کا نظریہ پیش کرتی ہے یعنی وہ یہ کہتی ہے کہ خدا (عربی زبان میں اللہ) ایک ہی ہے۔ بائیبل کو صحیح طور پر سمجھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کتاب تین خداؤں (Trinity) کو رد کرتی ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں عیسائیوں میں تین خداؤں کا نظریہ تھا جسے قرآن نے رد کیا ہے۔"

(مسلم ورلڈ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ستر اسی سال قبل فرمایا تھا:۔

عیسائیوں کے خدا کو مرنے دو

کہ اس پر اسلام کی زندگی موقوف ہے۔"

موازنہ مذاہب سے دلچسپی رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ اس کے بعد سے عیسائیوں کے خیالات کی رَو اس طرف کو نہیں شروع ہوئی کہ وہ بجائے "مصلوب مسیح" کے "مُردوں سے جی اٹھا مسیح" پیش کرنے لگے۔ لیکن آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بات کو پورا کرنے کے لئے اب عیسائی دنیا میں ایک تحریک چلا دی ہے جس کا نام ہے "خدا مر چکا ہے"۔

امریکہ کے رسالہ ٹائم ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں لکھا ہے:۔

"ہمیں اس بات کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ خدا کی موت ایک تاریخی واقعہ ہے۔ ہمارے زمانہ میں خدا مر چکا ہے۔ ہماری تاریخ میں خدا مر چکا ہے اور ہماری ہستی میں سے خدا نکل چکا ہے"۔

یہ الفاظ امریکہ میں مذہب کے ایک پروفیسر تامس ال ٹی زر (Thomas Altizer) نے کہے ہیں۔ یہ پروفیسر اور ان کے ساتھی یہ بات ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں کہ عیسائیت کو بغیر کسی خالق کے نظریہ کے دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے ان کا کہنا ہے خدا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر عیسائی لوگ سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیں تو وہ یقیناً محسوس کریں گے کہ یسوع مسیح جیسے خدا سے بہتر تو یہی ہے کہ انکا کوئی بھی خدا نہ ہو کیونکہ یسوع مسیح جیسا کہ بائیبل بتاتی ہے نہایت بے بسی کی حالت میں صلیب پر چڑھائے گئے اور وہیں وفات پا گئے۔ ایسا خدا بھلا کسی اور کی کیا مدد کر سکے گا۔

(۳)

حال ہی میں انگلستان میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ہے:

The Passover Plot

اس میں اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے پیش کی تھی لیکن عیسائی دنیا۔ اور دوسرے لوگ بھی۔ اس کا انکار کر رہے تھے۔

حضرت مسیح ناصری کی صلیب پر جو کیفیت تھی اسے بیان کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے

شُبِّهَ لَهُمْ

کہ ان کی کیفیت ایسی ہو گئی کہ لوگوں کو شبہ پڑ گیا کہ گویا وہ فوت ہو گئے ہیں لیکن عیسائی کہتے تھے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ بلکہ وہ وہاں فوت ہی ہو گئے تھے۔

متذکرہ بالا کتاب میں لکھا ہے کہ مسیح نے کوئی ایسی چیز کھا لی تھی جسنے

made him appear dead.

ان کو ایسا کر دیا کہ گویا وہ مُردہ معلوم ہونے لگے۔ اس کتاب میں یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ وہ ابنِ آدم تھے نہ کہ "ابن اللہ"۔

(۴)

طلاق کا مسئلہ بھی عیسائیوں کے لئے ایک اچھا خاصا مشکل مسئلہ ہے۔ بائبل زنا کے علاوہ طلاق کے لئے اور کوئی وجہ جواز پیش نہیں کرتی اور عملی زندگی میں دیکھا گیا ہے کہ طلاق کی اور بھی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔

امریکہ کے رسالہ ٹائم ۱۱۔ فروری ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں طلاق کے متعلق ایک بھرپور مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "قانونِ طلاق کی افسوسناک صورت" اور اس مضمون میں امریکہ میں طلاق کی حد سے زیادہ بہتات کا ذکر اور امریکہ کے مختلف حصوں میں مختلف قانونوں کے رواج پذیر ہونے کی قباحتوں پر لکھنے کے بعد طلاق کی ضرورت پر ریورنڈ ڈاکٹر جوزف ایف فلیچر کا یہ حوالہ دیا ہے:۔

"طلاق ایک بہتر چیز ہے۔ ایسی نہیں کہ جس کے جواز کے لئے بہانے تلاش کرنے پڑیں بلکہ بہت ہی اچھی چیزوں میں سے ایک اچھی چیز ہے۔ طلاق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شخصی آزادی موجود ہے اور شادی حقیقتاً دو انسانوں کے درمیان ایک حقیقی معاہدہ ہے"۔

ریورنڈ فلیچر کیمبرج سوشل اخلاقیات کے پروفیسر ہیں۔

سب سے اہم بات جو اس مضمون میں درج ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح قرآن کریم کہتا ہے کہ جب میاں بیوی کے تعلقات بگڑنے لگیں تو طرفین کے لوگ اس معاملہ میں پڑ کر معاملہ سلجھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح ٹائم نے لکھا ہے "سب سے زیادہ مؤثر بات تو یہ ہے۔ اگرچہ ابھی یہ عام نہیں ہوئی۔ کہ طلاق کو روکنے کے لئے مصالحتی عدالتیں قائم کی جائیں"۔

اس مضمون کے اختتام پر مندرجہ ذیل بات تحریر کی گئی ہے:۔

"وقت آ گیا ہے کہ قانون اس قسم کا ہو کہ جب طلاق کو باعزت طریق پر روکا جا سکے تو اسے روکنے کی کوشش کی جائے اور جب طلاق ناگزیر ہو جائے تو دونو کو (میاں بیوی کو) اس طریق پر رہنے دیا جائے (یعنی طلاق یوں واقعہ ہو) کہ دونوں باعزت طور پر زندگی بسر کر سکیں اور ان کے درمیان کم سے کم کشیدگی کا مظاہرہ ہو"

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اس مضمون میں جتنی باتیں کہی گئی ہیں اور جس رنگ میں طلاق کے قانون کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے وہ اسلام نے پہلے ہی مہیّا کر رکھا ہے۔

(۵)

اسلام سب سے پہلا مذہب ہے جسنے دوسرے مذاہب کی عزت کو ایمان کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ مسلمان دنیا بھر اور ہر زمانے کے نبیوں کو مانتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں۔ آج تک کسی دوسرے مذہب میں یہ بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ لیکن اب کیتھولک مذہب کے لوگوں نے جو دنیا بھر میں سب سے کم لچک رکھنے والے ہیں، یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام مذاہب کی (جن میں خدا کی ہستی کو تسلیم کیا گیا ہے) عزت کرنی چاہیئے۔ ان کی جو عالمی کانفرنس ہوئی ہے اس میں ایک ریزولیوشن میں اسلام کی تعریف کی گئی ہے اور عیسائیت کی تاریخ میں پہلی دفعہ تمام ایسے مذاہب کی جو خدا کے قائل ہیں عزت کے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ٹائم کے الفاظ میں اس ریزولیوشن کے

other sections have notable tribute to the faith of Islam. and for the first time in catholic history express the church's reverence for all religions that acknowledge God.

(۶)

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ نکاح میری سنت ہے اور جو میری اس سنّت پر عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ کیتھولک پادری شادی نہیں کرتے اور ساری عمر غیر شادی شدہ رہتے ہیں اگرچہ پہلے بھی گاہے گاہے آواز اٹھا کرتی تھی کہ غیر شادی شدہ رہنا غیر فطری امر ہے لیکن اب جبکہ اسلامی تعلیم کے غلبہ کا وقت قریب آ رہا ہے یہ آواز اگا دگا لوگوں کی طرف سے نہیں بلکہ غیر شادی شدہ پادریوں کے گروہوں کے گروہ اسے غیر فطری کہہ کر اس سے جان چھڑانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

گزشتہ ماہ (جنوری) میں اطالوی پادریوں کے ایک گروہ نے پوپ سے استدعا کی کہ انہیں غیر شادی شدہ رہنے سے آزاد کر دیا جائے کیونکہ ان کے خیال میں یہ ایک ناقابلِ برداشت بوجھ ہے اور یہ نہ تو بائبل کی تعلیم کے مطابق ہے اور نہ ہی یہ کوئی فطری امر ہے۔ اس سے کچھ ہی عرصہ قبل برازیل کے تینتیس پادریوں نے پوپ کی خدمت میں یہ درخواست کی تھی کہ انہیں بھی اس عہد سے آزاد کر دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ سینکڑوں مزید پادری بھی خواہش رکھتے ہیں۔

امریکہ کے رسالہ ٹائم ۱۸۔ فروری ۶۶ء کے ایک مضمون کے مطابق ساری دنیا میں تقریباً ساٹھ ہزار پادری اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے چکے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں غیر شادی شدہ رہنا ایک امر محال ہے ان میں سے بعض نے شادیاں بھی کر لی ہیں۔ ان کے علاوہ پوپ کے متعلقہ دفتر میں دس ہزار درخواستیں ابھی ایسی پڑی ہیں جو محض اس وجہ سے پادری کے کام سے استعفیٰ کے سلسلہ میں ہیں کہ غیر شادی شدہ رہنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

لاطینی امریکہ کے نشیبوں کی ایک کانفرنس کے دوران ایک ہزار برازیلی پادریوں کی طرف سے اس بات کا اعلان خفیہ طور پر لوگوں تک پہنچایا جاتا رہا کہ پادریوں کی اکثریت غیر شادی شدہ رہنے سے غیر مطمئن ہے۔

ان تمام باتوں پر نظر ڈالئے اور پھر دیکھئے کہ کس طرح اسلام کی تعلیم کا دوسرے مذاہب میں نفوذ ہو رہا ہے اور اس طرح اسلام کی برتری کا خاموش اعتراف کیا جا رہا ہے۔ اسلام کا یہ غلبہ بھی اس زمانے میں مقدّر تھا اور اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑا دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور رضی اللہ عنہ کے درجات کو بہت بہت بلند فرمائے۔ آمین +

دین و دنیا کی بہتری کیلئے صفائی کی ضرورت

مسواک کرنے سے آپ خدا کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں

بنی نوع انسان پر مذہب اسلام کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے اس کی جسمانی اور روحانی بہتری اور دنیاوی اور اخروی خوشحالی کے لئے جو ضابطہ حیات مقرر کیا ہے وہ اس قدر جامع اور واضح ہے کہ اس کی موجودگی میں اسے کسی اور ضابطہ حیات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسلام کا عطا کردہ ضابطہ حیات انسان کی ہر معاملے اور ہر بات میں رہنمائی کرتا ہے

سیاسیات و معاشیات کو جانے دیجئے آپ صرف ان ہدایات کو ہی لیجئے۔ جو انسان کو صفائی اور پاکیزگی کے بارے میں دی گئی ہیں۔ یہ ہدایات اپنی جگہ کتنی واضح اور جامع ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ان ہدایات پر عمل کرنے کے بعد انسان کو صفائی اور پاکیزگی کے کسی مسئلہ پر سوچنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

صفائی اور پاکیزگی کی تین قسمیں ہیں جسم کی صفائی روح کی صفائی اور ماحول کی صفائی۔ پیغمبر اسلام نے اپنی سنت سے ان تینوں چیزوں کی صفائی اور پاکیزگی کے لئے جو رہنمائی فرمائی ہے وہ قابل ذکر ہے انسانی جسم کی صفائی کو ہی لیجئے۔ جسم کا کوئی ایسا حصہ نہیں ہے جس کے بارے میں ہدایت موجود نہ ہو۔ سر سے پاؤں تک انسانی جسم کے ہر حصہ کے بارے میں صفائی اور پاکیزگی کے لئے سنت نبوی رہنمائی کرتی ہے مثال کے طور پر دانتوں کی حفاظت۔ جسم کی پرورش ذہن کی نشوونما اور اطمینان قلب میں دانت جو کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سے سب لوگ واقف ہیں۔ دانت نہ ہوں تو انسان یکدم سوکھ کر ختم ہو جائے گا۔ دانت نہ ہوں تو انسان کی شکل و صورت بگڑ جائے گی دانت نہ ہوں تو انسان عین جوانی میں ہی بوڑھا نظر آئے گا۔ دانت نہ ہوں تو اللہ کی نعمتوں سے انسان لطف اندوز نہیں ہوگا۔ دانتوں کی اس اہمیت کے پیش نظر حکماء اور ڈاکٹر دن رات ہمیں یہ کہتے رہتے ہیں کہ ان کی حفاظت کرو۔ انہیں صاف رکھا کرو اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو دانتوں میں پیپ پڑے گی اور پیوریا ہو جائے گا۔ ہمارے پیارے نبی نے دانتوں کی حفاظت کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ بھی سن لیجئے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کے رسول نے

"مسواک کرنے سے منہ پاک ہو جاتا ہے مسواک کرنا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے"

ذرا غور کیجئے کہ صفائی کی کتنی اور کس طرح تاکید کی گئی ہے۔ ہمارے پیارے نبی نے دراصل ہمیں سکھایا ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بیرونی صفائی اور پاکیزگی کا احترام کریں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ صفائی اور پاکیزگی کی عدم موجودگی اللہ کو پسند نہیں۔

دانتوں کی صفائی کے بارے میں ایک اور حدیث نبوی موجود ہے۔ اس کے مطابق حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کے رسول نے

"اگر یہ میری امت پر گراں نہ گذرتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم بھی دیتا"

اس حدیث مبارک سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جو اہمیت اسلام میں وضو کی ہے وہی اہمیت مسواک کرنے کو حاصل ہے بالفاظ دیگر مسواک دن میں ایک بار نہیں بلکہ کئی بار کرنا چاہیئے تاکہ دانتوں میں کسی قسم کی میل نہ جمے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہے کہ دانتوں کی صفائی کے بغیر عبادت مکمل نہیں یا یوں کہئے کہ جو تعلق وضو کو عبادت سے ہے وہی تعلق مسواک کرنے کو عبادت سے ہے مگر چونکہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنا امت محمدی پر بار گذرتا۔ اس لئے حضور نے اس کا حکم نہیں دیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا اللہ کے رسول نے

"میں نے تمہیں کئی بار مسواک کے بارے میں کہا ہے"

اللہ اللہ ہمارے پیارے نبی دانتوں کی صفائی کو کتنی اہمیت دیتے تھے اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نے کئی بار بلکہ یوں کہئے بار بار دانتوں کی صفائی کے بارے میں تاکید فرمائی ہے۔

ہمارے معاشرے میں بیسیوں ایسے بزرگ ملتے ہیں۔ سینکڑوں ایسی بہنیں نظر آتی ہیں۔ بے شمار بوڑھے اور بچے دکھائی دیتے ہیں جو شاید سب کچھ کرتے ہوں مگر اپنے دانتوں کی صفائی نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو مہینہ میں ایک یا دو بار اور وہ بھی جیسے کوئی مجبوری ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے ایسے افراد بھی ہیں جن کے منہ میں بیمار۔ پیلے کرم خوردہ دانت لٹکتے نظر آتے ہیں اور جب آپ ان کے قریب جاتے ہیں تو ان کے منہ سے ناقابل برداشت بدبو آتی ہے۔ ان میں سے کئی لوگ اچھے کھاتے پیتے لباس اور اچھی رہائش پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں مگر کیا مجال کہ روزانہ مسواک یا برش کریں۔ دراصل یہ ان کی عادت بن چکی ہے کہ برش اور مسواک کے بغیر کھانا کھائیں۔ یہ عادت کاہلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب حضور سرور کائنات رات کے وقت نماز تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو مسواک . . . . . کرتے تھے۔ اس سنت نبوی کا مطلب یہ ہے کہ خواہ رات ہو یا دن۔ شام ہو یا صبح دانتوں کی صفائی کرنا ضروری ہے۔ صرف صبح کے وقت برش یا مسواک کرنا ہی کافی نہیں۔ ہم میں سے اکثر بھائی بہن صرف صبح کے وقت ہی دانت صاف کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہی ایک وقت ہے جب برش یا مسواک کیا جانا چاہیئے۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ اس حدیث کے مطابق حضور تہجد کے وقت بھی مسواک ضرور کیا کرتے تھے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دن میں ایک سے زیادہ دفعہ مسواک کریں۔ تاکہ ہمارے دانت خوبصورت تندرست اور دیرپا رہیں۔ اس سلسلے میں ایک حدیث نبوی نقل کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات جب بھی دن یا رات کو نیند سے بیدار ہوتے تھے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کر لیا کرتے تھے۔ حکماء کے نزدیک نیند کے بعد مسواک یا برش کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوران نیند کے منہ بند رہتا ہے اور اس کے اندر نہ ہوا جاتی ہے اور نہ روشنی۔ اس دوران دانتوں کے اندر میل کی تہہ جمتی ہے جسے جلد از جلد دور کرنا نہایت اہم ہے اس سنت نبوی سے سرور دو جہاں نے اپنی امت کو یہ سمجھایا ہے کہ اس بات کا پورا خیال رکھو کہ جو میل نیند کے دوران منہ میں ہوا اور روشنی کی عدم موجودگی کے باعث جمع ہوتی ہے اسے بیدار ہوتے ہی صاف کیا جائے اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ مسواک وضو سے کچھ کم اہم نہیں ہے بلکہ ایک طرح سے اس کی فوقیت ہے یعنی پہلے مسواک پھر وضو نہ کہ پہلے وضو پھر مسواک۔

حضور سرور کائنات دانتوں کی صحت اور صفائی کو عبادت، جسم کی تندرستی اور انسانی خوشی کے لئے کتنا اہم سمجھتے تھے وہ اس حدیث سے واضح ہے۔ شورائی ابن حاتی سے روایت ہے کہ میں نے ایک بار حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جب حضور سرور دو عالم اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے۔ تو سب سے پہلے وہ کیا کرتے تھے حضرت عائشہ نے جواب دیا مسواک۔ اندازہ لگائیے کہ حضور نیند سے اٹھتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ تہجد کی نماز کے لئے رات کو اٹھتے تھے تو پہلے مسواک کرتے تھے اور گھر میں داخل ہوتے تھے تو سب سے پہلے مسواک ہی کرتے تھے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جو اپنے بچوں کی تربیت اور نگہداشت کے دوران انہیں دانتوں کی صفائی کی عادت ڈالتے ہیں۔ اگر میں کہوں کہ ایسے افراد کی تعداد بہت کم ہے تو شاید بے جا نہ ہوگا۔ ہم اپنے بچوں کو بہترین لباس پہناتے ہیں۔ اچھے سے اچھا کھلاتے ہیں۔ یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے بچے اچھے سے اچھے سکول میں پڑھیں۔ مگر ہم میں سے بہت ہی کم لوگ ہیں جو اپنے بچوں میں ابتدا سے ہی اپنے دانت خود روزانہ صاف کرنے کی عادت ڈالتے ہیں سچ بات تو یہ ہے کہ ہم یہ فرض ادا نہ کر کے اپنے اور اپنے بچوں پر بڑا ظلم کرتے ہیں۔ دانتوں کی صفائی سے نہ صرف انسان کی شخصیت نکھرتی ہے بلکہ اس سے معدے اور پیٹ کا نظام ٹھیک کام کرتا ہے اور اس کی برکت سے جسم تندرست و توانا رہتا ہے۔ ذہنی قوت بڑھتی ہے اور بصارت دیر تک قائم رہتی ہے۔ آئیے آج ہم یہ عہد کریں کہ ہم دانتوں کی صفائی میں پیارے نبی کی تقلید کریں تاکہ ہم اور ہماری موجودہ اور آنے والی نسلیں صحت مند زندگی بسر کر سکیں

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا سالانہ چندہ دو روپے آپ اپنی جماعت میں سیکرٹری مالی یا محصل کو بھی ادا کر سکتے ہیں۔ ادائیگی کے بعد ہمیں اطلاع دیں کہ چندہ ادا کر دیا گیا ہے۔ پرچہ آپ کے نام جاری کر دیا جائے گا۔ اگر آپ پہلے خریدار ہیں تو پرچہ جاری رکھا جائیگا

(مینیجر ایڈیٹر)

ٹرینڈ ٹیچرز کی ضرورت

وکالت زراعت کو تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد و مڈل سکول محمد آباد ایسٹ کے لئے ٹرینڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے جنہیں مندرجہ ذیل گریڈ دیا جائیگا۔

بی اے بی ایڈ 160 -10- 240 EB 10 - 350

جے وی۔ ایس وی = 90 - 4 - 130/5 - 135 - 8 - 175

سی ٹی 120 - 5 - 150/7 - 220 - 10 - 230

بی ایس سی بی ٹی یا الیف ایس سی سی ٹی کو دو زائد ترقیاں دی جائیں گی۔ تنخواہ کے علاوہ مکان۔ غلہ اور سبزی چارہ کی سہولت ہوگی جس کی تفصیل دفتر وکالت زراعت سے دریافت کی جا سکتی ہے۔ خواہش مند احباب فوری طور پر اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں امیر یا صدر مقامی کی سفارش ضروری ہے

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان

ایک عدد میجنگ سوٹ زنانہ گوبازار سے گھر آتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے قریب سے چند دن ہوئے ملا تھا۔ جس کا ہونشانی بتلا کر خاکسار سے حاصل کریں۔

منور احمد انور ولد چوہدری عبدالرحیم خانصاحب کاٹھگڑھی
کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ نزد فضل عمر ہسپتال ربوہ

تصحیح

۱۔ مکرم میجر ملک اعجاز ربانی صاحب گجرات کا وعدہ برائے چندہ وقف جدید ۱۹۶۸ء مبلغ -/۲۴ روپے موصول ہوا ہے غلطی سے اخبار الفضل مورخہ ۲۷/۳/۶۸ میں مبلغ -/۳۴ شائع ہوئے ہیں۔ اصل رقم -/۲۴ روپے ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

۲۔ مکرم میاں اکبر علی صاحب پرانی انارکلی لاہور کا وعدہ برائے چندہ وقف جدید ۱۹۶۸ء مبلغ -/۲۰۶ روپے موصول ہوا ہے۔ غلطی سے اخبار الفضل مورخہ ۲۷/۳/۶۸ میں -/۱۰۶ روپے شائع ہوئے ہیں۔ اصل رقم -/۲۰۶ روپے ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

چندہ خدام الاحمدیہ اور دیہاتی مجالس

آج کل گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے۔ زمیندار خدام فصل کے موقع پر اپنے چندہ جات ادا کر سکتے ہیں۔ ہماری دیہاتی مجالس کے قائدین کو چاہیئے کہ وہ اس موقع پر کوشش کرکے جملہ خدام سے ان کے چندہ جات معہ بقایا وصول کرلیں کیونکہ اس وقت ادائیگی زمیندار بھائیوں پر آسان ہے۔ چندہ مجلس چندہ اجتماع اور چندہ تعمیر ہال پوری شرح کے ساتھ وصول کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم مالی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ اپریل کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ اپریل ختم ہو چکا ہے لیکن ابھی بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس ماہ کا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ جلد از جلد وصول شدہ رقم مرکز میں ارسال کریں اور آئندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ سے پہلے وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کر دیا کریں۔

(مہتمم مالی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فصل ربیع کا چندہ

اس وقت گندم کی فصل اٹھائی جا رہی ہے۔ اس لئے زمیندار احباب کو چاہیئے کہ اس فصل کا چندہ اسی وقت ادا کر دیں۔ اور چندہ عام کی ادائیگی کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کو نہ بھولیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ انعام کے رکوع ۱۷ میں باغات اور کھیتوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۔

یعنی جب وہ پھل اور دوسری پیداوار دیں۔ تو بے شک اس میں سے خود بھی کھاؤ لیکن اس کے کاٹنے اور سنبھالنے کے وقت خدا کا حق بھی ادا کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں۔ وہ انہیں نہیں ملیں گی۔ اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

پس عہدیداران کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں۔ تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو۔ نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو"

خطبہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء

ناظر بیت المال (آمد)

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قربانی کی سچی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۷۰۔ محترمہ والدہ صاحبہ حکیم ممتاز احمد صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات: بالیاں طلائی ایک جوڑی

۲۷۱۔ محترمہ مسز ہاجرہ سلیمان صاحب لندن بذریعہ دفتر P.O.: رنگ طلائی ایک جوڑی

۲۷۲۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر احمد صاحب حسنی چک ۱۲۱/ج ضلع لائلپور: انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۷۳۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب گجرات شہر: انگوٹھی طلائی ایک عدد

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کا نام ہمیشہ زندہ رہیگا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کو مندرجہ ذیل کام مولہ کے لئے آئٹم ریٹ کی بنیاد پر ۲۵ مئی ۱۹۶۸ء کے بارہ بجے دوپہر تک ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے دن ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو وہاں موجود ہونا پسند کریں۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
(۱)	پیرووالہ اور کچا کھوہ راجپوت نگر کے درمیان نیو ایرک اسٹیشن کی تعمیر کے سلسلہ میں سگنلنگ کے انتظامات	۱۱۰۰۰ روپے	۲۲۰ روپے	تین ماہ
(۲)	ہڑپہ اور وادنانحانہ (سوراں والا حالہ) کے درمیان نیو بلاک اسٹیشن کی تعمیر کے سلسلہ میں سگنلنگ کے انتظامات	۱۱۰۰۰ روپے	۲۲۰ روپے	تین ماہ

۱۔ تفصیلی شرائط، پلان، اور اسٹیمیٹ دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان کی سگنل برانچ میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔

۲۔ ٹنڈر دہندگان کو تمام لیبر اور سپروژن کو شامل کر کے ریٹ درج کرنا چاہیئے اور ٹنڈر داخل کرنے سے پہلے موقع کا معائنہ کر کے کام کی اصل نوعیت کے بارہ میں تسلی کر لینی چاہیئے۔

۳۔ ایسے ٹھیکیداروں کو جن کے نام ہیڈ کوارٹر کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں اس امر کا دستاویزی ثبوت فراہم کرنا ہوگا کہ وہ اس قسم کے کام کا تجربہ رکھتے ہیں اور اسے انجام دینے کے وسائل ان کے پاس موجود ہیں۔

۴۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کم سے کم لاگت کے ٹنڈر یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں اور انہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی وجہ بتائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کر دیں

۵۔ ٹنڈر دہندگان کے لئے سگنلنگ کی تنصیبات کے کاموں کا تجربہ حاصل ہونا ضروری ہے۔

P.R. (W) 36/68

ضرورت کتب

لائبریری جامعہ احمدیہ کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کے پاس ہوں تو قیمتاً عنایت فرما دیں۔

۱۔ دار قطنی۔ ۲۔ بیہقی (حدیث)، ۳۔ الام (فقہ) ۴۔ محلی (ابن حزم فقہ) ۵۔ تاریخ طبری (مکمل) ۶۔ طبقات کبیر (ابن سعد)

نوٹ: اس کے علاوہ بھی اگر کسی دوست کے پاس تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ کی کوئی بنیادی کتاب قابل فروخت ہو تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

(حمید احمد خالد۔ انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ، ربوہ)

BABY TONIC

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، بدہضمی، دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت دور کرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت تین روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز

ربوہ

سالانہ چندہ:- دس روپے صرف

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

کا

مشہور و معروف دواساز ادارہ

جس میں

عرق شربت

ہر قسم تازہ بتازہ، صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں

اور ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ

ہر وقت تیار مل سکتی ہیں۔ اپنی جملہ

طبی ضروریات

کے لئے

خورشید یونانی دواخانہ کو ہمیشہ یاد رکھیں

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

منیجر

سے خط و کتابت کیا کریں

شکریہ احباب

میری اہلیہ حمیدہ ضیاء اختر صاحبہ کی وفات پر اندرون اور بیرون پاکستان سے بہت سے بہت سے دوستوں کے اظہار افسوس کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان سب احباب کا میں بذریعہ اخبار الفضل تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ آخر میں تمام احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ آمین۔

(خاکسار حکیم محمود احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ چک 91-A/10-R محمود آباد۔ ڈاک خانہ ٹانوالی ضلع ملتان۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کافی عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل بخشے۔

(خاکسار شیخ عبدالسمیع قمر۔ لائل پور)

۲ خاکسار چند دنوں سے بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد بشیر۔ بشیر میڈیکل ہال۔ کوٹلی آزاد کشمیر)

قرآن مجید کی رو سے نیکی اور بدی کی جزاء کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قانون

اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا ہے اور گنہگاروں کے ساتھ انصاف کا سلوک روا رکھتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نیکی اور بدی کی جزا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنا قانون بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام بجا لائے اسے اپنے کام سے بہت زیادہ بدلہ ملتا ہے۔ اور جو شخص کوئی بُرا کام کرے اسے صرف اپنے عمل کے مطابق بدلہ ملتا ہے۔

یوں تو دنیا میں جو بھی نیک کام کیا جائے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں سے ہی کیا جاتا ہے اور اس نقطۂ نگاہ سے اگر عمل نیک کی کوئی بھی جزا نہ دی جاتی تو کوئی قابلِ اعتراض امر نہ تھا کیونکہ جن سامانوں سے کام لے کر نیک کام کئے جاتے ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر ہاتھ سے کوئی شخص نیکی کا کام کرتا ہے تو ہاتھ اس کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ کے اندر جو کام کرنے کی طاقت پائی جاتی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی ہی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی اپنی نہیں۔ پھر اگر ہاتھ سے اس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا ہے تو پانی بھی خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔ گلاس جس دھات سے بنایا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور پھر وہ دماغ جس کے اندر نیکی کا یہ جذبہ پیدا ہوا وہ بھی خدا تعالیٰ کا ہی پیدا کردہ ہے پس جب شروع سے لے کر آخر تک ہر چیز خدا تعالیٰ ہی کی ہے اور اس کی دی ہوئی طاقتوں سے کام لے کر عمل نیک کیا جاتا ہے تو اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے تو بوجہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور اس کی مملوکہ اشیاء کا بھی مالک ہے، انسان اپنے اعمال کے بدلہ میں کسی انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا جیسا کہ غالب نے کہا ہے

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی اگر جان بھی انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دے تو اُس کا یہ فعل کوئی قربانی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ جان خدا تعالیٰ نے ہی دی تھی اگر کسی کی چیز انسان نے اس کو واپس کر دی۔ اور وہ بھی سالہا سال کے استعمال کے بعد تو اس صورت میں بھی وہ خدا تعالیٰ کا ہی ممنونِ احسان ہوتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے کوئی کام کیا ہے لیکن باوجود اس کے کہ تمام نیک اعمال خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ اور اگر ان میں اعمال کا کوئی بھی بدلہ نہ ملے تب بھی درست ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ملکیت کا اس رنگ میں اظہار نہیں کیا کہ وہ انسان کے اعمال کو بدلہ سے محروم کر دے بلکہ اس رنگ میں کیا ہے کہ وہ انسانی اعمال کا ان کے مناسب معاوضہ سے زیادہ بدلہ دے ... ... لیکن اس کے مقابلہ میں جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اوّل تو اس کی توبہ پر اسے معاف کر دیتا ہے اور اگر کوئی شخص توبہ نہ کرے تو پھر وہ گناہ کی سزا تو دیتا ہے لیکن اسی قدر جتنا کہ گناہ ہو۔ گویا نیک لوگوں کے ساتھ تو وہ احسان کا معاملہ کرتا ہے اور گنہگاروں کے ساتھ انصاف کا سلوک روا رکھتا ہے اور ان کی بدیوں کے برابر ہی ان کو سزا دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی صورت میں سزا نہیں دی جاتی۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ ضرور تحریر کیا کریں

جاپان میں قیامت خیز زلزلہ سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی

دو جہاز ڈوب گئے اور سترہ کو نقصان پہنچا سینکڑوں عمارتیں منہدم

ٹوکیو ۱۷ مئی۔ جاپان کے شمالی حصہ میں قیامت خیز زلزلہ جس سے ۳۱ افراد ہلاک اور ۹۷ شدید زخمی ہوئے سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے۔ زلزلہ سے سمندر میں زبردست طوفان آگیا جس سے ۹ جہاز ڈوب گئے اور سترہ کو نقصان پہنچا ایک جہاز خشکی پر چڑھ گیا زلزلہ کی وجہ سے شمالی جاپان میں جگہ جگہ آگ لگی ہوئی ہے۔ ساحلی علاقوں میں سمندر کی طوفانی لہریں تباہی مچا رہی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ پچھلے سو سال میں اتنا ہولناک زلزلہ جاپان میں نہیں آیا۔

۱۹۲۳ء میں جو زلزلہ ٹوکیو میں آیا تھا اس میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے زلزلہ آج صبح ساڑھے ۹ بجے جزیرہ ہوکائیدو اور شمالی ہونشو میں آیا۔ زلزلہ کے جھٹکے اتنے شدید تھے کہ فوراً سینکڑوں عمارات زمین بوس ہو گئیں اور جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ متعدد شہروں میں بجلی، فون کے تار اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا، سمندر، خشکی اور فضا میں ٹرانسپورٹ کا سلسلہ بند ہو گیا۔ جاپان کے دفتر موسمیات نے بتایا کہ زلزلہ پیما کے مطابق یہ زلزلہ ۸-۷ پیمانہ کا تھا یعنی یہ کہ ۱۹۲۳ء میں جو زلزلہ آیا تھا اس کے مقابلہ میں یہ صرف ۱۰ درجہ کم ہے اس زلزلہ میں تقریباً ایک لاکھ ۸۰ ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اور ایک ایک ارب پاؤنڈ کا نقصان ہوا تھا۔ کل کا زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ۱۹۵۲ء کے بعد سے جاپان میں اتنا شدید زلزلہ کبھی نہیں آیا۔ جزیرہ ہوکائیدو میں اس زلزلہ سے ۳۸ افراد ہلاک اور تقریباً ۳۰۰ زخمی ہوئے۔ اور دو ہزار مکانات تباہ ہوئے۔ زلزلہ سے سمندر میں طوفان آگیا اور چھ منٹ بعد سمندر کی لہروں نے ساحلی علاقوں میں تباہی مچا دی اس کے بعد یہ انتباہ کیا گیا کہ اس سے بھی بلند لہریں آنے کا امکان ہے

(مشرق ۱۷ مئی ۶۸ء)

امریکہ میں سمندری طوفان سے ۹۸ افراد ہلاک ہو گئے

نیویارک ۱۷ مئی۔ ریاست کے وسط مغرب میں کل سمندری طوفان سے تقریباً ۹۸ افراد ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہوئے۔

ایک احمدی نوجوان کی افسوسناک وفات

میرا چچا زاد بھائی عزیز حمید احمد ابن محترم منشی محمد صدیق صاحب سابق کاتب الفضل حال ۵۴ ڈاکٹنگل روڈ لاہور چھاؤنی مورخہ ۱۳ مئی کو کراچی میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

برادرم مرحوم کراچی کی ایک رولر فیکٹری میں کام کرتا تھا۔ مورخہ ۹ مئی کو اس فیکٹری کی ایک مشین میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جو آناً فاناً پورے سیکشن میں پھیل گئی۔ عزیز حمید احمد مرحوم اور دس اور افراد اس آگ کی لپیٹ میں آکر بری طرح جھلس گئے۔ دو آدمی موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ عزیز حمید احمد کو بقیہ زخمی افراد کے ساتھ ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں تین چار روز تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ہمارا پیارا بھائی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔

؎ جانے والے سب سے پیارا اسی پہ لے دل تو جاں فدا کر۔

مورخہ ۱۲ مئی کی شام جنازہ کراچی سے لاہور پہنچا جہاں اسی رات تدفین عمل میں آئی عزیز مرحوم بہت نیک فطرت نوجوان تھا ۲۸ سال کی عمر تھی اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی اپنے والدین کا اطاعت شعار اور بہن بھائیوں کا ہمدرد تھا محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب انالیق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ عزیز مرحوم کے حقیقی ماموں اور محترم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ ملائشیا حقیقی چچا تھے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حمید احمد مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اس کے درجات بلند کرے اور اس جوانِ مرگ پر اس کے ضعیف والدین اور سوگوار بہن و بھائیوں اور دیگر اقربا کو صبر جمیل عطا فرمائے (رفیق احمد ثاقب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴